سوال

(177)اہل تصوف کی عبادات میں بکثرت بدعات ہوتی ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل صوفیہ کے سلسلے بکثرت پائے جاتے ہیں، مثلاً نقشبندیہ اورقادریہ، ہمارے ہاں مراکش میں جیلانیہ، تجانیہ، ترقاویہ، وازانیہ، دلائیہ، ناصریہ، علویہ، کتانیہ اور دیگر بہت سے ناموں سے سلسلے موجود ہیں۔ میں نے ان کے اورادووظائف دیکھے تو باہم ملتے جلتے ہیں۔ سب کے ہاں صبح کے اوراد میں سوبار استغفار اور سوبار درود شریف (مختلف الفاظ کے ساتھ) اور سوبار لاالہ الااللہ اورشام کو بھی اسی قسم کے وظیفے میں، اس کے ساتھ نماز بروقت ادا کرنے کی ترغیب ہے۔ کیونکہ جو شخص ان سے وظیفہ حاصل کرتا ہے اس کے لئے نماز باجماعت کی پابندی ایک لازمی شرط ہے۔ لیکن اخوان المسلمون کے بعض علماء کہتے ہیں کہ صوفی طرق میں شامل ہونے والا شخص گمراہ، بدعتی اور مشرک ہے، کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں صوفیانہ سلسلے اور طریقے موجود نہیں تھے۔ اس لئے میں آپ سے تسلی بخش جواب چاہتا ہوں، کیونکہ ''مشرک'' کا لفظ بہت سخت ہے اور مشرک پر تو جنت حرام ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صوفیانہ سلسلہ کے مشائخ پر زہد اور عبادت کا رنگ غالب ہے۔ لیکن ان کی عبادتوں میں بکثرت بدعتیں اور خرافات موجود ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے منفرد نام کا ذکر کرنا مثلاً (اللہ۔ حی۔ قیوم) یا ضمیر غائب کے ساتھ اس کا ذکر کرنا۔ ھو۔ ھو۔ ھو۔۔۔) یا ایسے نام سے ذکر کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا نام بیان نہیں فرمایا مثلاً (آہ۔ آہ۔ آہ) اس کے ساتھ ساتھ وہ جھومتے ہیں، کبھی نیچے جھکتے ہیں، تالیاں بجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ شعروں کے الفاظ یا ذکر کے کلمات کے حرکات وسکنات کو منضبط کرنے کے لئے بسا اوقات ساز بھی بجاتے ہیں۔ یہ تمام کام ایسے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قولاً ثابت ہیں نہ عملاً اور نہ خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم ان سے واقف تھے۔ بلکہ یہ سب نوایجاد کام ہیں۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ ''ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلیغ وعظ ارشاد فرمایا، جس سے ہمارے دلوں میں خشیت پیدا ہوئی اور آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ ہم نے عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو ایسا لگتا ہے جیسے الوداع کہتے وقت نصیحتیں کی جاتی ہیں۔ تو ہمیں (کوئی خاص) وصیت فرمائیے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(أُوصِيكُمْ بِتَقْوىٰ اللّٰهِ وَالسَّمِيعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبداً حَبَشِياً، وَأَنَّهُ مَن يَعِش مِنكُمْ فَيَسَرى اختِلَافاً كَثِيراً فَعَلَيكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ عَضُوا عَلَيهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)

''میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور (حکم) سن کر تعمیل کرنے کی (وصیت کرتا ہوں) اگرچہ ایک خلافائے راشدین کی سنت پر قائم رہنا۔ اسے داڑھوں سے (خوب

مضبوطی سے) پکڑنا اور نئے نکالے جانے والے کاموں سے بچنا۔ کیونکہ ہر نیا نکالا جانے والا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' قرار دیا ہے۔ اسی طرح سوال میں استغفار اور درود شریف کے ورد کے متعلق جو سوال کیا گیا ہے، اس کا بھی یہی جواب ہے۔ وہ اگرچہ بامعنی کلام ہے اور وہ بنیادی طور پر کار ثواب اور شرعی عبادت ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ اس کے لئے صبح اور شام کا وقت مقرر کیا جائے یا ان اوقات میں ان کی ایک تعداد مقرر لی جائے جس میں کمی بیشی نہ کی جائے۔ یا شیخ اپنے مرید سے کسی خاص ذکر کا وعدہ لے، عبادت میں اس طرح کی تخصیص بدعت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَنۡ اَحۡدَثَ فِي أَمۡرِنَا هٰذَا مَا لَيۡسَ مِنۡهُ فَهُوَرَدٌّ)

''جس نے ہمارے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں تھی تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

اس حدیث کو بخاری اور مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

(مَنۡ عَمِلَ عَمَلاً لَيۡسَ عَلَيۡهِ أَمۡرُنَا فَهُوَرَدٌّ)

''جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے طریقے کے مطابق نہیں ہے وہ ناقابل قبول ہے۔''

لیکن جو شخص اس مقرر تعداد سے یا اس مقرر وقت پر ان الفاظ کے ساتھ ذکر کرے جو صحیح احادیث میں مذکور ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ مثلاً یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَنۡ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهُ لَاشَرِيۡكَ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ فِي يَوۡمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتۡ لَهُ عَدۡلَ عَشۡرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتۡ لَهُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتۡ عَنۡهُ مِاةَ سَيِّئَةٍ وَكَانَتۡ لَهُ حِرۡزاً مِنَ الشَّيۡطَانِ يَوۡمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمۡسِيَ، وَلَمۡ يَأۡتِ أَحَدٌ بِأَفۡضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكۡثَرَ مِنۡهُ)

''جو شخص دن میں سو بار کہے: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف ہو جائیں گے اور وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور کسی کا عمل اس سے افضل نہیں ہو گا مگر جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَنۡ قَالَ سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهِ فِي يَوۡمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتۡ عَنۡهُ خَطَايَاهُ وَاِنۡ كَانَتۡ مِثۡلَ زَبَدِ الۡبَحۡرِ)

''جس نے ایک دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا، اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایات کیا ہے۔ اس طرح کے دیگر اذکار جن کے وقت اور تعداد کا تعین احادیث سے ثابت ہو جائے، ان کے وقت اور تعداد کا خیال رکھنا مشروع ہے بشرطیکہ اس کی کیفیت میں کسی قسم کی بدعت شامل نہ ہو جائے۔ ورنہ وہ ذکر مذموم بدعت میں شمار ہو گا جس طرح یہ جواب کی ابتدا میں بیان کیا جا چکا ہے۔

کبھی کبھار بدعت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ اس میں فوت شدہ یا دور دراز جگہ پر موجود بزرگوں سے مدد طلب کی جاتی ہے اور مشکلات کے حل کی درخواست کی جاتی ہے، اس طرح شرک اکبر کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوۡفِيۡقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ۔ رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۸۱،،)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 186

محدث فتویٰ